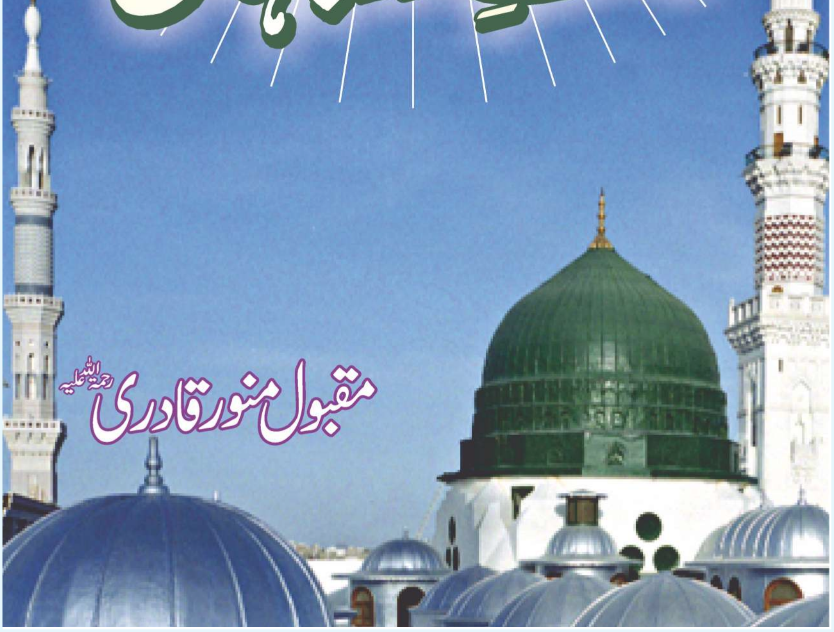
نعتیہ کلام اور مناقب پر مشتمل مجموعہ



رحمتِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم

مقبول منور قادری رحمۃ اللہ علیہ



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمدٍ وآلہٖ وسلم

نعتیہ کلام اور مناقب پر مشتمل مجموعہ

رحمتِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم

ملک پاکستان کے عظیم نعت گو شاعرِ اہل سنت

مقبول منور قادری رحمۃ اللہ علیہ

"مکتبہ حضرت کرماں والا"
حضرت کرماں والا شریف جی۔ٹی روڈ، اوکاڑہ
www.karmanwala.com
0442- 513317

نام کتاب .... رحمتِ دو جہاں ﷺ

نام شاعر .... مقبول منور قادری رحمۃ اللہ علیہ

ناشر .... مکتبہ حضرت کرماں والا

سال اشاعت .... ذوالحجہ ۱۴۲۴ ہجری، جنوری 2004ء

طابع ....

ھدیہ .... 30 روپے

ملنے کے پتے

1۔ مکتبہ حضرت کرماں والا

دربارِ عالیہ حضرت کرمانوالا شریف، جی۔ٹی، روڈ اوکاڑہ

2۔ حضرت کرمانوالا کتاب گھر / ہجویری ورائٹی ہاؤس

سیلہ لارام روڈ، گنج بخش روڈ نزد دربار داتا صاحب علیہ الرحمۃ، لاہور

3۔ نیو آفیسر کیڈٹ سکول، محمد آباد چیچہ وطنی

4۔ احمد بک ڈپو، مال منڈی روڈ، چیچہ وطنی

5۔ شمشاد بک ڈپو، اوکانوالہ روڈ، چیچہ وطنی

3۔ احمد بک سنٹر، صدر بازار، چیچہ وطنی

اظہارِ خیال

ابو النصر مولانا پیر منظور احمد شاہ صاحب

جامعہ فریدیہ ساہیوال

عزیز بیٹے صوفی مقبول منور قادری صاحب کا تازہ کلام بعنوان ''رحمتِ دو جہاں'' کو دوایک مقامات سے دیکھا، باذوق پایا، اِن کا پنجابی کلام تو متعارف تھا ہی، مگر یہ اُردو زبان میں لکھ کر مزید حسن حاصل کر لیا ہے، اللہ کرے قادری صاحب کا یہ نعتیہ کلام شرف قبولیت سے نوازا جائے اور انہیں گنبدِ خضریٰ کی زیارت نصیب ہو، وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمدٍ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم۔

ملک ثناء اللہ اعوان

ایڈیٹر مجلّہ حضرت کرماں والا شریف

''رحمتِ دو جہاں'' کی زیارت نے ''جناب مقبول منور قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ'' کی یاد تازہ کر دی، اُن کا پہلا کلام مجلّہ میں اشاعت کے لیے موصول ہوا تو اِس رمز سے شناسائی ہوئی کہ محبت بعض اوقات انسان کو اُس مقام تک لے جاتی ہے جہاں الفاظ کی قید وربط اور اظہار کی حدود و قیود بے معنی ہو جاتی ہیں، یہی وہ مقام ہے جہاں کامیابی و کامرانی اپنی بانہوں میں سمیٹ لیتی ہے اور جن کو

بارگاہِ ایزدی سے ہی ''مقبول'' لکھ دیا گیا ہو، اُن کی قبولیت وشفاعت میں کسے شک ہوسکتا ہے، اللہ تعالیٰ مقبول منور قادری صاحب کے درجات مزید بلند فرمائے، آمین بجاہِ نبی الامین ﷺ

حضرت کرماں والا شریف
۲ ذی الحجہ ۱۴۲۴ ہجری

نیّر اقبال

اسسٹنٹ کمشنر چیچہ وطنی

مقبول منور قادری صاحب کی نعتوں کو پڑھنے کا شرف حاصل ہوا ہے، انہوں نے رسولِ خدا ﷺ سے والہانہ لگاؤ کا اظہار نہایت خوبصورت پیرائے میں کیا ہے، اللہ تعالیٰ اُنہیں اِس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

صاحبزادہ پیر سید اطہر حسین شاہ نقوی چشتی نظامی

بلاک 7، چیچہ وطنی

مقبول منور قادری رحمۃ اللہ علیہ کا اُردو کلام ''رحمتِ دو جہاں'' اُن کے عشق رسول ﷺ کا آئینہ دار ہے، ان کے کلام کے اندر مدینہ شریف سے والہانہ محبت کا اظہار ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب ﷺ اور اہل بیت اطہار کے صدقے اُن کی قبر پر کروڑوں رحمتوں کا نزول فرمائے۔ آمین

ملک پاکستان کے عظیم نعت گو شاعرِ اہل سنت

مقبول منور قادری رحمۃ اللہ علیہ (قادری صاحب)

حالات زندگی

مختصر تعارف

کامیابی کی منزل تک پہنچنے کے لیے دو راستے ہیں، عقل اور عشق، مگر جو مرتبہ اور مقام عشق کی وجہ سے ملتا ہے وہاں تک تو عقل پہنچ بھی نہیں سکتی، اِسی لیے جناب ''مقبول منور قادری صاحب'' اِس قافلہء عشق میں شناسائے منزل ہیں۔ آپ 1938ء کو جالندھر (انڈیا میں) پیدا ہوئے، آپ کے والد محترم صوفی عنایت علی قادری ایک متقی اور نیک انسان تھے آپ کی ساری زندگی عشق رسول اللہ ﷺ میں گزری، قیام پاکستان کے موقع پر پاکستان تشریف لائے۔ آپ کی طبیعت شروع ہی سے اولیاء اللہ کی طرف مائل تھی، قیام پاکستان کے بعد آپ فیصل آباد کی تحصیل سمندری کے ایک چھوٹے سے گاؤں بدووال میں رہائش پذیر ہوئے۔ اسکے بعد چیچہ وطنی تشریف لے آئے یہاں تادم آخر قیام کیا۔ آپ نے مڈل کا امتحان تعلیمی بورڈ ملتان سے بہترین نمبروں سے پاس کیا۔ شروع شروع میں آپ اپنے سکول میں کبھی کبھی شاعری کرتے تھے۔ پھر آپ نوکری کی تلاش میں کراچی تشریف لے گئے مگر شاید آپ کی قسمت میں صرف مدحت رسول ﷺ لکھی ہوئی تھی۔

30 سال کی عمر میں آپ سلسلہ قادریہ نوشاہیہ پیر سید حسن گیلانی قادری نوشاہی کلی شریف نارووال بیعت ہوئے۔ مرشد سے فیض باکمال حاصل کرنے کے لیے آپ یادالٰہی میں مصروف ہو گئے۔ آپ اکثر اپنے گاؤں سے باہر تشریف لے جاتے اور یادالٰہی میں مشغول رہتے۔ ایک دن آپ اپنی عبادت میں مصروف تھے کہ آپ کو نیند آ گئی کیا دیکھتے ہیں کہ آپ سرکار بغداد حضور غوث پاک کے دربار میں اپنے پیرومرشد کے ساتھ موجود ہیں خواب میں آپ کو سرکار بغداد حضور غوث پاک نے اپنے فیض سے سرفراز فرمایا۔ آپ سرکار مدینہ ﷺ ،اہلبیت اطہار اور حضور غوث پاک سے بے حد محبت اور عشق فرماتے تھے۔ اکثر بیٹھے ہوئے عشق و مستی کی دنیا میں ایسے گم ہو جاتے کہ دنیا جہاں کی کوئی خبر نہیں ہوتی تھی۔ تقریباً 32 سال کی عمر میں باقاعدہ شاعری کا آغاز کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے آپکا شمار ملک پاکستان کے عظیم نعت گو شعراء میں ہونے لگا۔ کوئی محفل ایسی نہیں ہوتی تھی جہاں آپ کی نعتیں لوگوں کے دلوں کو نہ گرماتی ہوں۔ شعبہ نقابت میں کوئی آپ کا ثانی نہیں تھا جب محفل میں جلوہ گر ہوتے ہیں تو محفل میں ایک جان سی پڑ جاتی، آپ کی نعتوں میں صرف اور صرف مدینہ پاک، اہلبیت اور بغداد شریف کا تذکرہ ہوتا تھا۔

کرم دی نظر کر مدینے دے والی — کدی تاں دکھا مینوں روضے دی جالی

آپ خصوصاً مولائے کائنات حضرت علی مرتضیٰ اور سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے رو پڑتے تھے۔

حیداری علی باہجھوں ایمان مکمل نئیں ایمان بڑی شے اے انسان مکمل نئیں

حیدر دی غلامی دی جے سند نئیں یارا مقبول ایہہ بخشش دا سامان مکمل نئیں

اسی طرح مدحت غوث الوری میں لکھتے ہیں:

بادشاہاں تے نہ وزیراں توں خیر منگد اہاں میں میراں توں

آپ نے پنجابی، اُردو، سرائیکی اور ہندی میں مداح سرائی فرمائی۔ آپ کو خواب میں 2 مرتبہ سرکار مدینہ ﷺ اور بے شمار صحابہ کرام کی زیارتوں کا شرف حاصل ہوا۔ پاکستان میں موجود مختلف آستانوں سے وابستگی کی وجہ سے تمام بزرگ حضرات آپ کے ساتھ بہت شفقت اور پیار فرماتے تھے۔ آپ جہاں بھی جاتے لوگ آپ کو قادری صاحب کے نام سے پکارتے تھے۔ آخر کار آپ کی زندگی میں وہ دن بھی آ گیا کہ جس کا آپ کا شدت سے انتظار تھا آپ سوئے طیبہ روانہ ہوئے۔ 24 اکتوبر کو ایک عظیم الشان محفل نعت کے ذریعے آپ کو اہلیان چیچہ وطنی اور عزیز واقارب نے بڑی شان وشوکت سے روانہ کیا۔ 28 اکتوبر سے لیکر 22 دسمبر تک آپ سرکار مدینہ ﷺ کے قدموں میں رہے، رمضان المبارک کا پورا مہینہ اور عید الفطر وہیں گزاری واپس آ کر آپ مدینے کی یاد میں کھو گئے اور طبعیت ناساز رہنے لگی آہستہ آہستہ مرض بڑھتا گیا، یکم فروری کے دن آپکو ہسپتال لے جایا گیا اور 2 فروری 2003ء بروز اتوار صبح 6:10 منٹ پر 63 برس (یکم ذوالحج 1422 ہجری) کی عمر میں آپ انتقال فرما گئے۔

آپ نے آخری وقت میں تقریباً 5 بجے سے لیکر 6:10 بجے تک کلمہ شریف، درود پاک اور نعتوں کا گل دستہ لبوں پہ سجائے رکھا آپ کے چہرے پر

مسکراہٹ تھی کیونکہ یقیناً سرکار مدینہ ﷺ، مولائے کائنات علی المرتضیٰ اور غوث پاک اور آپ کے پیرومرشد پیر حسن شاہ کلی والی سرکار ضرور اپنے اس غلام کے پاس تشریف لائے ہونگے ۔ آپ کا جنازہ صاحبزادہ پیر سید اصغر علی شاہ گیلانی المعروف چن پیر آف ہڑپہ نے پڑھایا اور سید پیر اطہر حسین شاہ نقوی چشتی نظامی نے اپنی نگرانی میں قادری صاحب کی قبر تیار کروائی جنازے میں تمام شہر سے اور گردونواح سے معزز شہریوں سماجی ، مذہبی اور سیاسی شخصیات کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ آپ کی نگرانی میں درج ذیل تنظیمیں اور مدرسہ کام کر رہے تھے:

O انجمن ثناء خوان رسول ﷺ O مدرسہ حیدریہ قادریہ

O غازی علم الدین شہید سوسائٹی۔

آپ کی شائع ہونے والی کتابوں کی تفصیل یہ ہے:

1☆ تاہنگ مدینے دی (پنجابی) شائع ہو چکی ہے ۔ 2☆ رحمت دو جہاں اردو۔ 3☆ رباعیات اردو پنجابی ۔ 4☆ ثنائے پنجتن پاک (اردو)۔ 5☆ یا میراں (پنجابی، اردو)۔ 6☆ سوچاں غزلوں کا مجموعہ۔ 7☆ سسی کی کہانی (پنجابی)۔

آپ پاکستان آرٹ اکیڈمی کے ایک اہم رکن بھی تھے، آپ نے اپنی زندگی میں اپنے بڑے صاحبزادے "ظہور انور قادری" کو اپنے منصب "نقابت" سے سرفراز فرمایا دیا تھا۔اس عظیم ثناء خوان اور عاشق رسول ﷺ کی وفات سے پاکستان ایک عظیم ثناء خواں اور ایک بزرگ ہستی سے محروم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قبر پر اپنی کروڑوں رحمتوں کا نزول فرمائے، آمین ثم آمین۔

میرا پتہ

یہی اک مختصر رکھتا پتہ ہوں
مداح مصطفٰے و مرتضٰے ہوں
کہیں مقبولؔ مجھ کو قادری سب
درِ غوث الورا کا اِک گدا ہوں

حمدِ باری تعالیٰ

تُو ہی ہے معبودِ برحق تُو ہی ہے سب کا اِلہ
تیرے قبضے میں ہے بیشک بحروبر اَبر و ہوا

ہر شے میں ہے تیرا جلوا اور تیرا نور ہے
تیرے لائق سب بڑائی اور سب حمد و ثنا

تُو ہی مالک تو ہی خالق تُو ہی رب العالمین
تُو عیاں اور تُو نہاں ہے مالکِ روزِ جزا

تُو کہاں اور کیسا ہے تُو، یہ نہ جانے کوئی بھی
پتے پتے پہ لکھا ہے حالانکہ تیرا پتہ

لم یلد و لم یولد ایسی تیری ذات ہے
نہ تیری کوئی ابتدا نہ تیری ہے انتہا

دونوں جہاں سے افضل سخی میرا مصطفٰے ہے
جھولی گدا کی تنگ ہے اُسکی بڑی عطا ہے
ایسا سخی جہاں میں نہ ہوا ،نہ ہے،نہ ہوگا
منگتے کی بھر کے جھولی اور مانگتا بھلا ہے
جو بھی گیا سوالی لوٹا نہ کوئی خالی
جو مانگا جب بھی مانگا سرکار سے ملا ہے
سرکار کی عطائیں جس پر بھی ہوگئی ہیں
کعبے کی چھت پہ حبشی اذان دے رہا ہے
فریاد بھی ہیں سنتے امداد بھی ہیں کرتے
اُن کے کرم کا صدقہ طوفانِ نوح ٹلا ہے
میرے مصطفٰے کا بیشک سخی ایسا آستاں ہے
ہر تاجدار جہاں بن کے جاتا گدا ہے
مقبولؔ کیوں نہ گاؤں میں گیت اس سخی کے
ہر کام میرا جن کے ہی کرم سے بنا ہے

تُو سراپا کرم ، میں سراپا خطا ، تُو عطا ہی عطا یا نبی مصطفٰے
تُو شہ مرسلاں، سرور سروراں میں ہوں ادنیٰ گدا یا نبی مصطفٰے

تیری خاطر ہے سب کچھ بنایا گیا بزمِ کونین کو بھی سجایا گیا
تُو ہے محبوبِ رب تُو ہے مطلوبِ رب تُو کُجا من کُجا یا نبی مصطفٰے

تیری توصیف میں سارا قرآن ہے تیری اُلفت ہی بس دین وایمان ہے
جس نے دیکھا تجھے اُس نے دیکھا جلوۂ خدا حق نمایا نبی مصطفٰے

مرض ہجراں میں ہوں آقا میں مبتلا کوئی چارا نہیں اور اسکے سوا
تجھ کو حسنین کا دیتا ہوں واسطہ لیجو در پہ بُلا یا نبی مصطفٰے

رحمتِ دوجہاں آپکی ذات ہے حامیءِ بیکساں آپکی ذات ہے
ڈھونڈتے پھرتے ہوں گے گنہگاروں کو آپ روز جزا یا نبی مصطفٰے

آپ کا کرم ہی سب کے کام آئے گا سب کے لب پر تمہارا ہی نام آئے گا
خود کہے گا خُدا اے میرے دلربا کیا ہے تیری رضا یا نبی مصطفٰے

آقا کر دو کرم اتنا مقبولؔ پر جیتے جی بس دکھا دیجیے طیبہ نگر
کوئی چارا کریں اے میرے چارا گر آنہ جائے قضا یا نبی مصطفٰے

انشاء اللہ کملی والے ہم پہ کرم فرمائیں گے
پوری کریں گے دل کی تمنا در پہ ہمیں بلوائیں گے

دل میں آس اُمید تو رکھنا پُورا ہو گا اک دن سپنا
آئیں گے وہ جان بہاراں گلشن کو مہکائیں گے

ہیں وہ شافی روز حشر کے مالک ہیں جنت کوثر کے
اپنے غلامو ں کو وہ حشر میں بھر بھر جام پلائیں گے

تُو بھی خوشی کے دیپ جلا لے آقا کا میلاد منا لے
اُن کی بزم سجانے والے من کی مرادیں پائیں گے

جانے بات یہ سارا زمانہ جس کا کھانا اُس کا گانا
کھاتے ہیں ہم سرکار کا صدقہ گیت اُنہی کے گائیں گے

شک نہیں ہے اس میں رائی کم ہو گی نہ اُنکی بینائی
نامِ محمد چوم کے اپنی آنکھوں پر جو لگائیں گے

پار لگے گا ڈوبا سفینہ کرم کریں گے شاہِ مدینہ
ہوں گی سب مقبول دعائیں ہم بھی مدینے جائیں گے

تو دل میں تمنا رکھ سرکار بلا لیں گے
اُمید کے کاسے میں خیرات وہ ڈالیں گے

وہ حامی و ناصر ہیں ذرا اُن کو پکارو تو
گرداب سے بھی کشتی آ کر وہ نکالیں گے

غمخوار کوئی اُن سا دیکھا نہ سُنا کوئی
گرتے ہوئے پُل سے بھی اُمتی کو اٹھائیں گے

جس کا بھری دنیا میں اپنا نہ کوئی ہو گا
اُس کو بھی میرے آقا سینے سے لگائیں گے

محبوب بنا لے گی خود ذات خدا اُس کو
لجپال نبی میرے جیسے کو اپنا بنا لیں گے

محشر کے سپاہی بھی اُس کو نہیں پا سکتے
محبوب خدا جس کو کملی میں چھپا لیں گے

مقبولؔ یقیناً وہ دن آنے ہی والے ہیں
گھومیں گے مدینے میں جنت کا مزا لیں گے

کیا پُوچھتے ہو رفعت رسالت مآب کی
کرتا خدا ہے ، عزت مآب کی

پتھر بھی کھا کے رحمتِ عالم کو دیکھئے
مانگی کبھی دعا نہیں حق سے عذاب کی

میں نے دیا جب واسطہ آلِ رسول کا
فوراً دعا خدا نے میری مستجاب کی

پہنچا میں جب قبر میں تو سرکار آ گئے
نکیروں سے پرچی چھین لی میرے حساب کی

مٹی قبر کی کیسے چھوتی میرے بدن کو
اُلفت تھی میرے سینے میں جو ابو تُراب کی

مقبولؔ جب بھی لکھتا ہوں پنجتن کی مدحتیں
آتی ہے میرے لفظوں سے خوشبو گلاب کی

ہم بھی اُن کے حضور جائیں گے
اک نہ اک دن ضرور جائیں گے

شافعِ روز حشر کے در پر
لے کے جُرم و قصور جائیں گے

دونوں عالم کی خوشیاں پائیں گے
لے کے جو دل رنجور جائیں گے

مثل موسیٰ ہم شوق دید لئے
جان کر طیبہ طور جائینگے

ساقیِ طیبہ کے میخانے سے
پینے جامِ طہور جائیں گے

اُن سے اُن ہی کو مانگیں گے مقبولؔ
لینے جنت نہ حُور جائیں گے

دل یہ چاہتا ہے کہ یہ محفل رہے یونہی سجی
ذکر اُن کا کرتے کرتے بیت جائے زندگی
تاج شاہی کی نہ خواش ، بس تمنا ہے یہی
ہاتھ میں ہو کاسہ میرے ہو مدینے کی گلی
ذکر کملی والے کا وجہ سکون قلب ہے
اُن کے ذکرِ پاک سے ہی بات ہے بنی
اُن کے در سے جس نے مانگا جو بھی مانگا پا لیا
دونوں عالم میں نہیں ہے آپ سا کوئی سخی
نعت ہی لکھتا رہوں اور نعت ہی پڑھتا رہوں
آخری جب سانس ہو لب پہ ہو میرے نعت ہی
جالیوں کے سائے میں مَیں بیٹھ کر نعتیں پڑھوں
آرزو پہلی یہی ہے اور یہی ہے آخری
جس کے سینے میں محبت آپ کی ہے دوستو
آگ دوزخ کی جلا سکتی نہیں اُس کو کبھی
منتظر مقبولؔ ہوں میں اُس سہانی رات کا
جاؤں گا جب قبر میں تو دید ہو گی آپ کی

سوئے طیبہ میری رہتی نظر ہے
یہی میرے خیالوں کا سفر ہے
جہاں قدسی بھی آئیں بن کے زائر
میرے مدنی محمد ﷺ کا وہ در ہے
کہیں کعبے کا کعبہ جس کو عاشق
دو عالم میں وہ بس طیبہ نگر ہے
کرے روح الامیں دربانی جس کی
وہ آقا انبیاء کا تاجور ہے
جہاں جبریل آئے بن کے درزی
جہاں بھر میں وہ بس زہرا کا گھر ہے
خدا سے مانگا جب بھی اُن کا صدقہ
میرا کشکول خالی جاتا بھر ہے
نبی کی آل کا پکڑا ہے دامن
حشر کا خوف نہ کوئی پُل کا ڈر ہے
کروں اظہار کیوں اپنی زباں سے
میرے حالات کی اُن کو خبر ہے
بُلا لو در پہ اب مقبولؔ کو بھی
بڑی ہی زندگی یہ مختصر ہے

محمد نام میٹھا ہے محمد نام پیارا ہے
دل وجاں کو سکوں آیا اِسے جب بھی پکارا ہے

محمد رحمتِ عالم محمد نور ازلی ہیں
اُنہی کے نور سے روشن فلک کا ہر ستارا ہے

خدا گر خالق کُل ہے محمد مالک کُل ہیں
اشارے ایک سے جس نے فلک سے چاند اُتارا ہے

محمد مصطفےٰ بن کر اندھیروں میں ضیاء بن کر
اُنہی کے نور نے دنیا کی ہر شے کو نکھارا ہے

ہیں محبوب خدا بیشک ہیں مطلوب خدا بیشک
لکھا توصیف میں حق نے قرآں کا ہر سپارا ہے

محمد یا محمد ورد کر مقبولؔ ہر ساعت
یہی ہے حاصل ِبندگی یہی اپنا سہارا ہے

کرم کے بادل برس رہے ہیں ہوا بھی نغمے سنا رہی ہے
تھے منتظر سب رسول جس کے وہ ہستی تشریف لا رہی ہے

فضائیں ساری مہک اٹھی ہیں راہیں ساری چمک اٹھی ہیں
ہے موج میں آج ذات باری کرم کے مخزن لٹا رہی ہے

آج کعبے کا سر بھی خم ہے جھکا ہوا آج ہر صنم ہے
جھکو ادب سے جھکو ادب سے صدا یہ کعبے سے آ رہی ہے

ہیں آئے بگڑی بنانے والے پار نیا لگانے والے
کریم ایسی ہے ذات انکی برُوں سے بھی جو نبھا رہی ہے

واہ واہ تیرے نصیب حلیمہ ملے خدا کے حبیب حلیمہ
جھلک کو جس کی رسول ترسیں اسے تو سینے لگا رہی ہے

یہ کچھ بھی نہ مقبولؔ ہوتا نبی نہ کوئی رسول ہوتا
نہ آپ ہوتے جہاں نہ ہوتے حدیث قدسی بتا رہی ہے

جب غم محبوب کا مل جائے غم دنیا کے مٹ جاتے ہیں
ہم اکثر ان کی یادوں سے دل اپنے کو بہلاتے ہیں

محشر کے دن در در پھر کر مایوسی میں جب تڑپیں گے
آئے گی ندا نہ گھبراؤ وہ آتے ہیں وہ آتے ہیں

اللہ کی تمام نعمتوں کے واللہ سرکار ہی قاسم ہیں
ہم اس لئے انکی چوکھٹ سے جو مانگتے ہیں وہ پاتے ہیں

ان کے اشارے سے سورج پلٹے اور ٹوٹے قمر
جب اپنے ہاتھ یدُاللہ کی انگلی سرکار اٹھاتے ہیں

نہ خواہش تاج سکندری کی نہ طلب ہے تختِ سلیمان کی
کونین ہے جھکتی در انکے جو انکے گدا ہو جاتے ہیں

بٹتا ہے صدقہ شام وسحر محبوب خدا کا خدا کی قسم
سب ان کا صدقہ لیتے ہیں سب ان کا صدقہ کھاتے ہیں

یوں تو مقبولؔ دو عالم پہ بس کرم ہے کملی والے کا
پر ناز ہے ان کو قسمت پر در پر جن کو بلواتے ہیں

اے ذات کریمانہ اب کرم کما جانا
لجپال میرے آقا میری لاج نبھا جانا

آ گھیرا ہے مشکلوں نے دیتا ہوں صدا تجھ کو
منجدھار میں نیا ہے تم پار لگا جانا

جل جاؤں گا جلوؤں سے میں طور نہیں آقا
مشتاق ہوں جلوؤں کا مجھے جلوا دکھا جانا

آئے ہو زمانے کی تم بگڑی بنانے کو
حسنین کے صدقے سے میری بگڑی بنا جانا

میں جامی نہیں آقا روکا تھا جسے در سے
مجھے در پہ بلا لینا یا خواب میں آ جانا

کہیں ترستے طیبہ کو مر جاؤں نہ میں آقا
سرکار جدائی کے سب زخم مٹا جانا

سرکار مزا آئے مقبولؔ کو جو در سے
آجائے بلاوا یہ اک نعت سنا جانا

مہکی فضائیں مست گھٹائیں بارش ہے انوار کی دیکھو
جگمگ جگمگ دونوں عالم آمد ہے سرکار کی دیکھو

گلشن گلشن آئی بہاریں بجھ گئی ہیں فارس کی ناریں
ذرے ذرے میں تابانی چمک انکی چمکار کی دیکھو

آنکھوں میں مازاغ کے ڈورے ہاتھ یداللہ گورے گورے
لب یوحا والفجر جبیں ہے بات ہے کیا رخسار کی دیکھو

سید عالم رحمت عالم حق کی عطاؤں کے ہیں قاسم
جس کو چاہیں جتنا دے دیں مختاری مختار کی دیکھو

صل علےٰ کے ہر سو نغمے پھوٹے ہیں انوار کے چشمے
ملک فلک کے فرش پہ آئیں حسرت ہے دیدار کی دیکھو

ہر سو کرم مقبولؔ ہے ان کا سب کچھ ہے سرکار کا صدقہ
مجھ جیسے کی بات بنی ہے نسبت ہے سرکار کی دیکھو

کملی والے کے عاشق دیوانے آج بیٹھے ہیں محفل سجائے
منتظر ہیں نگاہ کرم کے دل کے بیٹھے ہیں دامن بچھائے

کیا معطر معطر فضا ہے سارا عالم ہی مہکا ہوا ہے
چل رہی ٹھنڈی ہوا ہے ابر رحمت ہیں محفل پہ چھائے

یہ ہوا یہ فضا کہہ رہی ہے دوستو آنے والی گھڑی ہے
تم نگاہیں ادب سے جھکا لو آقا آئے وہ آئے وہ آئے

سارے نبیوں کے سردار بن کر آئے ہیں کملی مختار بن کر
لٹ رہے ہیں کرم کے خزانے، جو بھی مانگے کوئی، آج پائے

کملی والے کی جلوہ نمائی بالیقیں عشق والوں نے پائی
گو نہیں ان کے پیکر کا سایہ دونوں عالم پہ انکے ہیں سائے

ہے یہ مقبولؔ حسرت پرانی، آئے گی کب گھڑی وہ سہانی
جس کو کعبے کا کعبہ ہیں کہتے، ہم کو بھی در خدا وہ دکھائے

مہکی مہکی فضا ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کہہ رہی ہے صبا مصطفیٰ آ گئے
برسا ابر کرم سر ہے کعبے کا خم نور ہے جا بجا مصطفیٰ آ گئے
آج خوشیوں کے ہیں شادیانے بجے غم کے مارے ہوئے مسکرانے لگے
نوری آنے لگے مل کے گانے لگے گیت صل علیٰ مصطفیٰ آ گئے
نور سے بھیگا بھیگا سماں آج ہے مہکا مہکا سارا جہاں آج ہے
نور ہی نور ہے جلوہءِ طور ہے آج خیرالورا مصطفیٰ آ گئے
آ گئی ہیں بہاریں چمن در چمن جھومتے ہیں خوشی میں بھی سرو وسمن
جن و انس وملک فرش سے تا فلک ہر سو ہے یہ صدا مصطفیٰ آ گئے
سرور سروراں رہبر رہبراں دلبر دلبراں ان گنت خوبیاں
بولے روح الامیں بالیقیں شک نہیں جلوہءِ حق نما مصطفیٰ آ گئے
آج محبوب پروردگار آ گئے غم کے مارو ہنسو غمگسار آ گئے
بات سب کی بنی سب کی جھولی بھری سب کے حاجت روا مصطفیٰ آ گئے
تھا کھجوروں کا چھپر حلیمہ کا گھر آج ہونے لگا عرش سے بالاتر
دی خدا نے خبر آمنہ جی کے گھر سعدیہ جلدی جا مصطفیٰ آ گئے
بٹتا انکا ہی صدقہ ہے شام و سحر کرم ان کا ہے مقبولؔ کونین پر
فخر کون ومکاں مالک دوجہاں سرور انبیاء مصطفیٰ آ گئے

آپ آئے ہو گیا سارا زمانہ نور کا
بج رہا ہے چار سو سینے ترانہ نور کا

نور کی اٹھی گھٹا بوندیں برسیں نور کی
ہو گیا دلکش حسیں موسم سہانا نور کا

آخری شب ظلم کی بھی کٹتے کٹتے کٹ گئی
نور کے تڑکے ہوا دنیا پہ آنا نور کا

وضحیٰ اُن کا ہے چہرہ والفجر انکی جبیں
تاج ہے لولاک کا سر پر شاہانہ نور کا

تیرگی میں گم ہوئی جو کیسے سوئی مل گئی
پوچھیں حضرت عائشہ سے مسکرانا نور کا

ان کے نور پاک سے مقبولؔ سب نوری بنے
ہے حدیث مصطفٰے میں ہوں خزانہ نور کا

تم وہ محبوب ہو یا نبی مصطفٰے عرش اعظم کو بلایا گیا
تیرے نعلین پاک کی بھی کیا شان ہے عرش کی جن کو زینت بنایا گیا

سارے نبیوں سے افضل ہے عظمت تیری دونوں عالم پہ آقا ہے رحمت تیری
تو ہے مولائے کل تو ہے ختم رسل کلی مختار تجھ کو بنایا گیا

پاک ہر عیب سے اک تیری ذات ہے تو ہے محبوب حق تیری کیا بات ہے
کوئی تجھ سا نہیں حق نے پیدا کیا تیری مرضی پہ تجھ کو سجایا گیا

ہر نبی دید حق کا طلبگار ہے تم وہ ہو حق بھی جس کا طلبگار ہے
اک تیرے دم قدم سے یاشاہِ امم بزم کونین کو ہے سجایا گیا

تم سراپا کرم ہو کرم کیجئے اپنے مقبولؔ کا رکھ بھرم لیجئے
میرے اعمال کو آقا روز حشر روبرو جب خدا کے دکھایا گیا

دونوں عالم میں حبیب کبریا کوئی نہیں
آپ ہی ہیں یا محمد دوسرا کوئی نہیں

کہہ اٹھا جبریل بھی تھا دیکھ کر سرکار کو
آپ سے بس آپ ہی ہیں آپ سا کوئی نہیں

کیا حقیقت ہے تمہاری جانے نہ یہ کوئی بھی
فقط اللہ کے سوا یہ جانتا کوئی نہیں

لے چلو مجھ کو مدینے سب دوائیں چھوڑ دو
اور میرے مرض کی یارو دوا کوئی نہیں

سب سزاؤں سے زیادہ جرم میرے دیکھ کر
سر محشر شاید کہہ دے جا سزا کوئی نہیں

وقت آخر سامنے سرکار ہوں مقبولؔ کے
اس دعا کے بعد اب میری دعا کوئی نہیں

کملی والے پیا مرا ترسے جیا اپنا روضہءِ انور دکھا دیجئے
مرض ہجراں میں ہوں مبتلا دیر سے میرے آقا میری کر دوا دیجئے

خالی لوٹا نہیں کوئی دربار سے جو بھی مانگا وہی پایا سرکار سے
اے حبیب خدا ہے یہی التجا صدقہ حسین کا کر عطا دیجئے

تجھ سا غمخوار سرکار کوئی نہیں رحم کر دیجئے رحمتِ عالمیں
آپ کے کرم سے سب کی بگڑی بنی آقا میری بھی بگڑی بنا دیجئے

اک نگاہ کرم جب بھی کرتے ہو تم جھولیاں خالی منگتوں کی بھرتے ہو تم
بس عطا کیجئے بس عطا کیجئے چاہے کم دیجئے یا سوا دیجئے

ہے امیدوں کے گلشن میں آئی خزاں تجھ سے فریاد ہے اے میرے مہرباں
تجھ کو مشکل نہیں اے ماہِ جبیں میرے گلشن کو بھی کر ہرا دیجئے

کس کو دکھلاؤں آقا جدائی کے غم ایک دل ہے ہزاروں ہیں لگے زخم
اے میرے چارہ گر اپنے بلوا کے در میرے زخموں پہ مرہم لگا دیجئے

نہ جنت نہ جنت کی گلیوں کی ہے بس تمنا مدینے کی گلیوں کی ہے
جیتے جی اس خطاکار مقبولؔ کو اپنا دربار آقا دکھا دیجئے

ذروں کو جگمگا دیا میرے حضور نے
منگتوں کو شاہ بنا دیا میرے حضور نے

انسان جن تو اک طرف بے جان پتھرو
کلمہ تجھے پڑھا دیا میرے حضور نے

جا پوچھ لے اس شجر سے آقا کی عظمتیں
چلنا جسے سکھا دیا میرے حضور نے

اللہ سے جلوہ اللہ کا وہ مانگتا نہیں
جلوہ جسے دکھا دیا میرے حضور نے

مدت سے پھر رہے تھے جو حق کی تلاش میں
حق سے انہیں ملا دیا میرے حضور نے

مقبولؔ کیوں نہ آقا کو مختار کل کہوں
جو مانگا کر عطا دیا میرے حضور نے

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مدینے کی
مہکی مہکی فضا مدینے کی

کرم مولا کا بے بہا ہو گا
بستی گر دے دکھا مدینے کی

اک نہ اک دن حضور سن لیں گے
دیتے رہنا صدا مدینے کی

اے طبیبو دوائیں دور کرو
دے دو خاک شفا مدینے کی

آ ہی جائے گی چہرے پہ رونق
بات چھیڑو ذرا مدینے کی

مال و زر کی نہیں ہے طلب مجھے
بھیک کر دو عطا مدینے کی

غسل کے بعد میرے چہرے پر
خاک دینا لگا مدینے کی

آقا تجھ کو بلاتے ہیں مقبولؔ
آ کے کہہ دے صبا مدینے کی

خالی نہ کوئی آئے سرکار کی گلی سے
ہر اک مراد پائے سرکار کی گلی سے

سرکارکی گلی کا کیا شان ہے نرالا
جنت کو رستہ جائے سرکار کی گلی سے

قسمت کا وہ دھنی ہے پیغام جس شخص کا
بادِ نسیم لائے سرکار کی گلی سے

جو چاہے داغ عصیاں چہرے سے دور ہوں سب
وہ خاک پا لگائے سرکار کی گلی سے

جاتی ہیں ہر چمن کو بہاریں اسی گلی سے
ہر پھول رنگ پائے سرکار کی گلی سے

مقبولؔ دیکھنا ہو جس نے بھی عرش اعظم
بڑا صاف نظر آئے سرکار کی گلی سے

سویا کرم تھا ان کے کرم نے جگا دیا
مجھ کو بھی اپنا آپ نے جلوا دکھا دیا

ان کے کرم کی دوستو کیا پوچھتے ہو بات
منگتا بھی آیا در پہ تو سلطان بنا دیا

دونوں جہاں کی ملتی ہیں اسے سرفرازیاں
جس نے بھی انکی چوکھٹ پر سر کو جھکا دیا

غم مصطفیٰ کا کیسے نہ کروں شکر میں ادا
غم آیا جو بھی آپ کے غم نے بھلا دیا

پیارے نبی کے نعت خواں حسان تیری شان
ممبر پہ میرے آقا نے تجھ کو بٹھا دیا

مقبولؔ جب بھی جس نے بھی مانگا حضور سے
میرے سخی نے حاجت سے سب کو سوا دیا

کب در پہ بلاؤ گے سرکار غلاموں کو
کب اپنا دکھاؤ گے دربار غلاموں کو

ہم بحر عصیاں میں جب ڈوب رہے ہونگے
اس بحر سے کر جانا تم پار غلاموں کو

لجپال کوئی تم سا نہ ہے نہ کوئی ہو گا
کملی میں چھپا لینا گنہگار غلاموں کو

جب وقت نزع آئے اور سانس لبوں پر ہو
کر دینا عطا آقا دیدار غلاموں کو

جب چاہیں جو چاہیں کرتے ہیں عطا سب کو
نہیں دیکھا کبھی کرتے انکار غلاموں کو

مقبولؔ تمنا ہے بس شہر مدینے کی
کچھ اور نہیں آقا درکار غلاموں کو

کرم ہم پہ بھی ہو جائے خدارا یارسول اللہ
مدینے کا جو مل جائے نظارا یارسول اللہ

جو تیرا ہے وہ میرا ہے خدا اعلان کرتا ہے
نہیں تیرا جو نہ ہو گا ہمارا یارسول اللہ

سراپا نور ہے تو اور ہے نور خدا سے تو
کہ شاہد ہے قرآں کا ہر سپارا یارسول اللہ

تمہارے نام کے صدقے ہر اک مشکل ٹلی میری
ٹلی مشکل کہ جب میں نے پکارا یارسول اللہ

حشر میں جب تمہارے سب غلاموں کو ندا ہوگی
میری جانب بھی ہو جائے اشارا یارسول اللہ

حکم ہو گا کہ لے جاؤ اسے مقبولؔ مجرم ہے
تیری رحمت کو نہ ہو گا گوارا یارسول اللہ

یہ حسرت ہو گی کب پوری ہماری یارسول اللہ
میرے سر کو ملے چوکھٹ تمہاری یارسول اللہ

بڑے ہی بخت والے ہیں جنہیں در پہ بلاتے ہو
کبھی تو آئے گی میری بھی باری یارسول اللہ

مجھے بھی صدقہ لالوں کا بلا لو اپنے قدموں میں
بہت رہتی ہے دل کو بے قراری یارسول اللہ

سراپاءِ خطا ہوں میں بھرا عصیاں سے ہے دامن
فخر ہے کہ میں ہوں امت تمہاری یارسول اللہ

مروں میں جب تو میری خاک ہوالے جائے طیبہ میں
لگوں قدموں سے جب گزرے سواری یارسول اللہ

یہی فریاد ہے مقبولؔ کی وقت نزاع آقا
زباں پر ہو تمہارا کلمہ جاری یارسول اللہ

اللہ اللہ وہ سمے کیسے نرالے ہوں گے
طیبہ میں جب ماہِ طیبہ کے اجالے ہوں گے

اک جھلک دیکھ کے بیہوش ہوئے تھے موسیٰ
ان کے احبابوں نے دل کیسے سنبھالے ہوں گے

وضحیٰ چہرے پہ واللیل کی زلفیں واہ واہ
آنکھوں میں ڈورے جو مازاغ کے ڈالے ہوں گے

دیکھ کر ان کو جو دل شیدا نہ ہوا ہو گا
ایسے دل پر تو لگے کفر کے تالے ہوں گے

مالک ارض و سما اور ہے جَو کی غذا
نور والوں کی غذا نوری نوالے ہوں گے

کملی میں اپنی چھپا لینا مجھ کو بھی آقا
سارے اعمال تو مقبولؔ کے کالے ہوں گے

رحمت عالم ذات ہے توری رحمت کی ہو جائے نجریا
بھاگ جگا دو سوئے ہمرے ہم بھی دیکھیں توری نگریا

من مورے میں پھول کھلا دو آس کی نیا پار لگا دو
بن دیکھے تورا پاک دوارا آقا بیت نہ جائے عمریا

نین تکت ہیں راتا تہاری ایسے ہی ہے عمریا گجاری
عرج سنو حسنین کا صدقہ موری بھی آ لیجو خبریا

ہر گلشن میں رنگ تہارے، ہے بھگوان بھی سنگ تہارے
گن و نتا گن گاؤں تورے موری بھی رنگ دیجئے چنریا

عبداللہ کے راج دلارے آمنہ کی اکھین کے تارے
ہر دکھیا دل تجھ کو پکارے من موہن من ٹھار سنوریا

جاؤں جب بھی میں سنسار سے عرج یہی ہے بس سرکار سے
کرنا عطا مقبولؔ کو درشن ہووے روشن موری قبریا

چومتا ہوں تیرا جب نام رسول عربی
دل کو آ جاتا ہے آرام رسولِ عربی

بھرتے ہو جھولیاں سرکار ہر اک سائل کی
کوئی آتا نہیں ناکام رسولِ عربی

در پہ جبریل امین بن کے غلام آتا ہے
انبیاء ہیں تیرے خدام رسول عربی

جب بھی مشکل کوئی سر پر آئی میرے
آ گیا نام تیرا کام رسولِ عربی

بہت بیتاب ہیں دیدار کو یہ آنکھیں
ہو عطا دید کا اِک جام رسول عربی

صدقہ حسنین کا اب در پہ بلا لو مجھ کو
بہت تڑپاتے ہیں آلام رسول عربی

آپ کے نام پہ مجھ کو جو خریدے کوئی
میں تو بک جاؤں گا بے دام رسول عربی

لب پہ مقبولؔ کے ہو صلِ علےٰ ، صلِ علےٰ
آئے جب موت کا پیغام رسولِ عربی

تیرے قرباں میرے آقا یہ سب کچھ ہے کرم تیرا
ہیں سب ارض و سما تیرے ، ہے موجود عدم تیرا

خدا تو خالقِ کل ہے مگر تو مالکِ کل ہے
تیری جنت تیرا کوثر عرب تیرا عجم تیرا

تو ہی اول تو ہی آخر تو ہی باطن تو ہی ظاہر
خدا کے نوری سانچے میں ڈھلا نوری جسم تیرا

مکیں ہو لامکاں کے تم تمہی محبوبِ یزداں ہو
عرش تیرا فرش تیرا ہے لوح تیرا قلم تیرا

بھلا چومیں نہ کیوں ہم خاک تیرے دربار اقدس کی
جگائے جب تجھے جبریل تو چومے قدم تیرا

تمہاری یاد ہے سرمایہ میرے دین و ایماں کا
مٹا دیتا ہے غم سارے جسے مل جائے غم تیرا

وظیفہ ہے خدا کا جو وظیفہ کرو یہی مقبولؔ
اسی کے صدقے رکھ لیں گے حشر میں وہ بھرم تیرا

ہے رضائے مصطفٰے رب کی رضا سے پہلے
نہ کل کائنات تھی انکی ضیا سے پہلے

محتاج ان کے در کے ہیں شاہ و گدا سبھی
ملتا ہے سائل کو وہاں اسکی صدا سے پہلے

جو کچھ خدا سے مانگو وہ دیتا ضرور ہے
لیکن نبی کا صدقہ مانگو وہ دیتا ضرور ہے

دُھل جاتی ہے زبان جب اللہ کا نام لیں ہم
لازم وضو زباں کا ہے انکی ثنا سے پہلے

فریاد دل سے نکلے جو ہوتی ہے بااثر
جاتی ہے پہنچ طیبہ وہ بادِصبا سے پہلے

خواہش یہی اک دل میں ہے مقبولؔ کے حضور
دکھا دیجئے مدینہ مجھ کو قضا سے پہلے

سج گئے دو جہاں مصطفٰے آ گئے
فخر کون و مکاں مصطفٰے آ گئے

جن کی آمد پہ کعبہ بھی سجدے کرے
وہ شہِ مرسلاں مصطفٰے آ گئے

چلی ٹھنڈی ہوا مہکی مہکی فضا
دوڑ گئی ہے خزاں مصطفٰے آ گئے

نور کی ہو گئی ہر سو برسات ہے
چمکے ہیں دو جہاں مصطفٰے آ گئے

دونوں عالم ہیں خوشیاں منانے لگے
محسن انس و جاں مصطفٰے آ گئے

غم کے مارے ہوئے مسکرانے لگے
آ گئی جاں میں جاں مصطفٰے آ گئے

کیوں نہ مقبولؔ سجدوں پہ سجدے کریں
وارثِ بیکساں مصطفٰے آ گئے

مایوس ہو کے آئے ہیں سارے جہاں سے ہم
خالی کبھی نہ لوٹیں گے تیرے آستاں سے ہم

صدقہ نواسوں کا ہمیں کچھ بھیک دیجئے
تجھ سے اگر نہ مانگیں تو مانگیں کہاں سے ہم

سب کچھ عیاں ہے آپ پر کچھ بھی نہاں نہیں
پھر کیا بتائیں آپ کو اپنی زباں سے ہم

اے دستگیر بیکساں گر ہو تیرا کرم
بے خوف گزر جائیں گے پھر ہر طوفاں سے ہم

اک بار در پہ آپکے جانا جو ہو نصیب
حسرت یہی ہے جا کے نہ آئیں وہاں سے ہم

گر دید آپکی ہو تو جنت بھی ہے قبول
نہ ہوئی تو لوٹ آئیں گے باغِ جناں سے ہم

منظور عرض کیجئے مقبول کی حضور
پڑھتے درود آپ پر جائیں جہاں سے ہم

میری سرکار کے در پر جو صدا دیتے ہیں
پوچھ لیں منگتوں سے حاجت سے سوا دیتے ہیں

خلق تو دیکھئے اس خلق کے پیکر کا
گالیاں سن کے بھی دشمن کو دعا دیتے ہیں

ذرے زر بنتے ہیں اور کلمہ کنکر بھی پڑھیں
جس طرف نظرِ کرم آپ اٹھا دیتے ہیں

میری سرکار کی نسبت کی ہیں یہ باتیں
طیبہ کی خاک کے ذرے بھی شفا دیتے ہیں

انکی خیرات پہ کیوں نہ ناز کرے دنیا
جو فقیروں کو بھی سلطان بنا دیتے ہیں

وہ تو قاسم ہیں کرم بانٹتے ہیں سب کو
لوگ کیسے ہیں کہ کھا کر بھی گلہ دیتے ہیں

دونوں عالم کی خبر رکھتے ہیں وہ مقبولؔ
ساقیءِ طیبہ جام پلا دیتے ہیں

بنا دو کوئی تو ایسا بہانہ یارسول اللہ
مدینے میں میرا ہو جائے جانا یارسول اللہ

نہ جنت کی مجھے خواہش نہ چاہت حور و غلماں کی
فقط طیبہ میں مل جائے ٹھکانہ یا رسول اللہ

فخر ہو گا بڑا مجھ کو جو یہ اعزاز مل جائے
گدا مجھ کو کہے تیرا زمانہ یارسول اللہ

ادا ہوجائیں گے سجدے عمر بھر کے سبھی میرے
پڑھوں در پر جو میں جا کر دو گانا یارسول اللہ

تمہارے در کے ہیں سائل جہاں کے تاجور سارے
تمہارا در ہے رحمت کا خزانہ یارسول اللہ

تمہارا ہوں تمہارے ہاتھ میں مقبولؔ کی ہے لاج
عمل کالے ہیں کملی میں چھپانا یارسول اللہ

غم کے مارو ہنسو مسکراؤ آگئے دن خوشی کے سہانے
آج میلاد ہے مصطفےٰ کا گاؤ صل علےٰ کے ترانے
نور سے بھیگی بھیگی فضائیں مہکی مہکی ہوئی ہیں ہوائیں
نور برسا رہی ہیں گھٹائیں گلستاں بن گئے ہیں ویرانے
ہر طرف نور کے ہیں نظارے رقص ہیں کر رہے چاند تارے
بھاگ سوئے ہوئے تھے ہمارے کملی والے ہیں آئے جگانے
نوری مکھ پہ سجی زلف کالی حق نے صورت بنائی نرالی
اوڑھ کر آ گئے کملی کالی آقا ہم عاصیوں کو چھپانے
جھک گئے آج دَیر وحرم بھی ٹوٹ گئے بت کدوں کے صنم بھی
چمک اٹھے ہیں عرب و عجم بھی رکھا ایسا قدم مصطفےٰ نے
ملتے تھے نہ کہیں سے سہارے پھر رہے تھے یونہی مارے مارے
ایسے میں آئے محبوب پیارے بیکسوں کو گلے سے لگانے
ٹوٹ گئے کفروباطل کے تالے ہر طرف ہوگئے ہیں اجالے
آ گئے آ گئے کملی والے شمع توحید حق کو جلانے
آج مقبول ہونگی دعائیں آگئے سننے والے صدائیں
طالبو دل کے دامن پھیلاؤ لٹ رہے ہیں کرم کے خزانے

بزم ہستی میں انقلاب آیا
جب رسالت کا آفتاب آیا
وہ مِن اللہ کی نوری نگری سے
باکمال آیا لاجواب آیا
جس کی تقریر پارے قرآں کے
ہر دعا لے کے مستجاب آیا
چاند پر جاؤ مگر مانو اسے
جس کے قدموں میں ماہتاب آیا
لوٹ کر جس کے اک اشارے سے
پھر عصر پر ہے آفتاب آیا
جب سے آئے ہیں رحمت عالم
پھر نہ دنیا پہ کوئی عذاب آیا
انکی نسبت ہی کام آئے گی
قبر میں جب وقت حساب آیا
کیسے مقبولؔ ہوں گے عیب اس میں
جو خدا کا ہے انتخاب آیا

تشریف آپ لائے تو موسم بدل گئے
بادل ظلم کے تھے جو سب سر سے ٹل گئے
چمکا جب آمنہ کا سراج ِ منیر وہ
دونوں جہاں نور کے سانچے میں ڈھل گئے
بھٹکے ہوؤں کو منزلیں ، تسکین غمزدوں کو
اُن کے کرم کے جام پر بس جام چل گئے
دل کا قرار درد کا درماں ہے اُن کی ذات
دُکھیوں نے پائی راحت گرتے سنبھل گئے
کیا پوچھتے ہو رفعت ِ درِ مصطفٰے کی بات
اُس در پہ شہنشاہ بھی ہیں سر کے بل گئے
سینہ بھی اک نگینہ ہے دل بھی مدینہ ہے
جو دل بھی اُن کی یاد سے واللہ بہل گئے
جب بھی کبھی کسی نے طیبہ کی چھیڑی بات
دل میں مدینے پاک کے ارمان مچل گئے
مقبول جس پہ ہو گئی اُن کی نگاہ ِ کرم
گو لاکھ کھوٹے سکے تھے پھر بھی وہ چل گئے

طالبو دل کے آنگن سجاؤ احمدِ مصطفیٰ آ گئے ہیں
پیار کے دیپ ہر سو جلاؤ آج نورِ خدا آگئے ہیں

ابر رحمت کی دیکھو جھڑی ہے ہر طرف انکی جلوہ گری ہے
مانگ لو مانگنے کی گھڑی ہے مالکِ دو سرا آگئے ہیں

کیف میں ڈوبا سارا جہاں ہے نور سے بھیگا بھیگا سماں ہے
یہی ہر ایک کی ہر زباں ہے آج صل علےٰ آگئے ہیں

جن کی تابع میں شمس و قمر ہیں سجدہ کرتے یہ شجر و حجر ہیں
سارے مل کے یہ کرتے ذکر ہیں سرورِ انبیاء آگئے ہیں

آئے اللہ کے محبوب پیارے حضرت آمنہ کے دلارے
بیکسوں غمزدوں کے سہارے سب کے مشکل کشا آگئے ہیں

نوری چہرہ منور جبیں بھی واللہ ایسا نہ دیکھا کہیں بھی
کہہ اٹھے دیکھ کر روح الامیں بھی جلواءِ حق نما آگئے ہیں

آج انکی یہ محفل سجی ہے بالیقیں انکی جلوہ گری ہے
جھولی مقبولؔ سب کی بھری ہے سب کے حاجت روا آگئے ہیں

اپنے اللہ کے تم ہو پیارے نبی
بیکسوں ، غم زدوں کے سہارے نبی

یاشفیعِ امم یا نبی محترم
تیری زلفوں کی حق نے اٹھائی قسم
چاند ہیں آپ سب ہیں ستارے نبی

سرور سروراں فخر کون و مکاں
محسن اِنس و جاں رحمت دوجہاں
سب سے اَولیٰ و اعلیٰ ہمارے نبی

آج مقبول ، مقبولؔ کی ہو دعا
ہو نگاہ ِکرم یا حبیب خدا
سر پہ عصیاں کے ہیں بوجھ بھارے نبی

ہیں آ گئی بہاریں آیا نبی یگانا
بادل چھٹے ہیں کفر کے موسم ہوا سہانا

ابر کرم سے ہر شے نکھری گئی ہے
ہر سو فضائیں مہکی گلشن بنا ویرانا

کلیاں مہک رہی ہیں غنچے چٹک رہے ہیں
گل گل پڑھ رہے ہیں صل علےٰ ترانہ

آتش کدے بجھے ہیں کعبہ جھکا ہو اہے
چمکا ہے نور ازلی باطل ہوا روانہ

مقبول چار سو تھا باطل کا دور دوراں
تشریف آپ لائے تو سب بدل گیا زمانہ

دونوں جہاں کے واسطے ہے رحمت حضور کی
انبیاء بھی چاہتے ہیں سب قربت حضور کی

سارے ہی انبیا کے سلطان آپ ہیں
سب امتوں سے افضل ہے امت حضور کی

بنے انبیاء ہیں مقتدی آقا بنے امام
اللہ نہ یوں دکھائی تھی عظمت حضور کی

وہ رحیم ہیں کریم ہیں دُرِ یتیم ہیں
بیکس یتیموں کے لئے ہے شفقت حضور کی

جھکتے ہیں سر جو سجدے میں کعبے کا رخ لئے
جھکتا جہاں پہ کعبہ ہے وہ چوکھٹ حضور کی

جو کچھ بھی مانگا منگتے نے پایا حضور سے
پوچھیں ربیعہ سے ذرا سخاوت حضور کی

مقبولؔ دیکھنا کتنا ہے چمکا تیرا نصیب
آئی ہے تیرے حصے میں مدحت حضور کی

بن کے خیرالورا حضور آئے
سب کے مشکل کشا حضور آئے

ظلمتوں کے اندھیرے تھے ہر سو
لے کے حق کا دیا حضور آئے

جو بھی مانگا کسی نے ان سے ملا
سب کے حاجت روا حضور آئے

رب کے محبوب طالب و مطلوب
جلواءِ حق نما حضور آئے

آج خوشبو ہے تجھ میں کیوں اتنی
کہا باد صبا نے حضور آئے

کاش منکر نکیر کہہ دیں مقبوؔل
کرنے جلوا عطا حضور آئے

مہکی فضائیں ٹھنڈی ہوائیں ہیں کہتی گھٹائیں حضور آ گئے ہیں
یہ سارے نظارے فلک چاند تارے ہیں دیتے صدائیں حضور آ گئے ہیں

خدائی ہے روشن ہے موسم سہانا لبوں پر ہے سب کی خوشی کا ترانا
رحمت کے بادل کرم کی گھٹائیں سبھی مل کے گائیں حضور آ گئے ہیں

کعبے کا سر جھکا جارہا ہے وہ تشریف محبوبِ رب لا رہا ہے
خدا نے سجائی خدائی ہے ہم بھی گھروں کو سجائیں حضور آ گئے ہیں

یارب تو اُن کی ولادت کا صدقہ نبوت رسالت کا رحمت کا صدقہ
محفل میں آئیں جو خالی نہ جائیں سبھی گاتے جائیں حضور آ گئے ہیں

سب کو خدا سے ملا انکا صدقہ یہ سب کچھ بھی بیشک بنا ان کا صدقہ
خوب ہورہی ہیں خدا کی عطائیں جو مانگیں پائیں حضور آ گئے ہیں

آج عاشقو اُن کی محفل سجا لو سوئے مقدر اپنے جگا لو
سب انشاء اللہ آج ہونگی پوری دل کی دعائیں حضور آ گئے ہیں

مقبولؔ گائیں خوشی کے ترانے احسان کیا ہے یہ ہم پر خدا نے
حق ہے ہمارا ہم جس کا کھائیں گن اسی کے گائیں حضور آ گئے ہیں

لجپال نبی کملی والے ہم پر یہ عنایت ہو جائے
حسنین کا صدقہ طیبہ میں آنے کی اجازت ہو جائے

آپ آتے ہیں اس محفل میں جہاں آپکی محفل ہوتی ہے
شک جن کو ہے یہ آج انکی سب دور شکایت ہوجائے

ہو کرم دلاروں کا صدقہ ہو نظر پیاروں کا صدقہ
کملی میں چھپانا کملوں کو جب قائم قیامت ہوجائے

ہر خشک زمین کو تر کردے آباد ہر اک کا گھر کردے
ہر ماں کے گھر میں اچھے سے بیٹے کی ولادت ہوجائے

کریں پیش خدا کے سامنے جب محشر میں سپاہی محشر کے
کربل کے شہیدوں کا صدقہ سرکار ضمانت ہوجائے

آنکھوں میں جھڑی ہو اشکوں کی ہونٹوں پہ درودوں کے نغمے
جب دیکھوں گنبد خضریٰ کو زندگی کی عبادت ہوجائے

سر آپکی چوکھٹ پر ہو دھرا ہو ورد زباں پر صل علےٰ
مقبولؔ کے دل کی بس آقا یہ پوری حاجت ہوجائے

دونوں جہاں پہ آقا تیرے کرم کا ہے سایہ
میں جب ڈگمگایا تیرا کرم کام آیا

تیرے آستاں سے قطرہ مانگا اگر کسی نے
اتنا دیا کہ اس کے دامن میں نہ سمایا

اے نعمتوں کے قاسم اے فخر نوح و آدم
سب نعمتوں کا تجھ کو مختار رب بنایا

شاہ و گدا سکندر کوئی قطب یا قلندر
ہر اک نے تیرے در پہ دامن کو ہے پھیلایا

تجھ سا سخی نہ کوئی تجھ سا غنی نہ کوئی
تجھ سے کسی نے جو بھی جب بھی ہے مانگا پایا

ڈھونڈے سے پا سکیں گے نہ حشر کے سپاہی
کملی میں جس کو اپنی سرکار نے چھپایا

صدقہ نواسوں کا ہو سرکار اذن حاضری
مقبولؔ کی عمر کا ہے پچھلا پہر آیا

تیرا ذکر کرتے کرتے میری عمر بیت جائے
مجھے سانس جو بھی آئے تیری یاد میں ہی آئے

تیری یاد زندگی ہے تیری یاد بندگی ہے
تیری یاد بھول جاؤں وہ دن خدا نہ لائے

اے رحمتوں کے وارث اے نعمتوں کے قاسم
یہ جہاں سارا بیشک صدقہ تیرا ہی کھائے

جو ہے کرم کا خزینہ وہ شہر ہے مدینہ
جسے دیکھنی ہو جنت وہ مدینہ دیکھ آئے

بھڑکیں بدن حشر میں جب گرمیءِ حشر سے
کردینا کملی والے کملی کے ہم پہ سائے

تیرے در پہ سر ہو میرا ہو سر پہ ہاتھ تیرا
مقبولؔ یہ دعا ہو پھر مجھ کو موت آئے

دل میں نبی کے عشق کی شمع جلی رہے
سر پر نبی کے کرم کی چادر تنی رہے

نغمے درودِ پاک کے لب پر سجے رہیں
نعت ِنبی کی دوستو محفل سجی رہے

جس نے سجائی عشق سے محفل حضور کی
تا حشر اس کی قبر میں بھی روشنی رہے

عشق نبی کی آگ ہے سرمایاءِ حیات
نہ بجھے کبھی بھی آگ یہ یونہی لگی رہے

رشتہ اگر ہے ٹوٹتا ٹوٹے جہان سے
لیکن مدینے پاک سے وابستگی رہے

جلوانما جب قبر میں ہو گی وہ ذات ِپاک
ممکن نہیں کہ قبر میں پھر تیرگی رہے

پنجتن کے در کا ادنیٰ سا مقبولؔ ہوں فقیر
پھر کیسے میرے دامن میں کوئی کمی رہے

سوئے ہوئے نصیب جگا دیجئے حضور
مجھ کو بھی طیبہ پاک دکھا دیجئے حضور

مجھ سا سیاہ کار ہوا ہے نہ کوئی ہے
کملی میں اپنی مجھ کو چھپا لیجئے حضور

یارحمت اللعالمیں رحمت کی نظر سے
ذرے کو آفتاب بنا دیجئے حضور

مدت سے خالی ہے میرا کیوں دامنِ مراد
جلوؤں کی بھیک اب تو عطا کیجئے حضور

رومی و جامی سعدی و اویس و بلال سی
تھوڑی سی مجھ کو رنگِ نواء دیجئے حضور

تم وہ مسیحا ہو کہ مسیح ہیں تیرے غلام
میں مریض لادوا ہوں دیجئے حضور

مقبولؔ جل رہا ہے فرقت کی آگ میں
اب حکم حاضری کا سنا دیجئے حضور

میں بھکاری ہوں پنجتن کے در کا رہتا ہر وقت دامن بھرا ہے
جو بھی مانگا ہے اس در سے میں نے جب بھی مانگا ہے مجھ کو ملا ہے

بعد اللہ کے بس اک یہ در ہے دونوں عالم کی جس پہ نظر ہے
اس سخی در پہ جو بھی ہے آیا اپنے دامن کو بھر کے چلا ہے

انکی توصیف میں سارا قرآں خود خدا بھی ہے انکا ثنا خواں
انبیاء بھی ہیں انکے سوالی سب کے دامن میں ان کی عطا ہے

سیدہ زہرا شبیر و شبر فاتحِ خیبر علی مولا حیدر
ہے یہی کنبہ میرا اے مولا میری کملی میں جو یہ چھپا ہے

پیارا ان کا ہی ہے دین وایماں خود خدا کا بھی ہے اک یہ فرماں
یہ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا ان کی خاطر ہی سب کچھ بنا ہے

ہے حقیقت کوئی شک نہیں ہے آزمائے وہ جس کو یقین ہے
روشنی کم نہ ہو گی نظر کی نامِ احمد کو جب چوما ہے

ان کا صدقہ ہی مقبولؔ کھائیں گیت ان کے ہی ہر وقت گائیں
منہ دکھائے گا وہ کیا حشر میں ان کا کھا کر جو کرتا گلہ ہے

آئے مطلب کے گھر ایسے نورِ نظر نور سے جن کی ہر سو ضیا ہو گئی
کعبہ جھکنے لگا جھک کے کہنے لگا مرحبا آمدِ مصطفٰے ہو گئی

آمنہ کا وہ لختِ جگر آ گیا بن کے نبیوں کا جو تاجور آ گیا
مانگی تھی جو خلیل خدا نے دعا لو آج انکی پوری دعا ہو گئی

نورِ وحدت سے انکو بنایا گیا انکی مرضی سے انکو سجایا گیا
یوحا لب زلف واللیل طٰہٰ جبیں ذاتِ حق خود سجا کر فدا ہو گئی

لائے تشریف جب شہنشاہ زمن آ گئی تھیں بہاریں چمن در چمن
گا رہی تھی فضا نغمۂ دلربا مہکی مہکی سی ساری فضا ہو گئی

قسم اُنکی کوئی ان سا آیا نہیں جنکے جسم مقدس کا سایہ نہیں
خود خدا نے بھی ثانی بنایا نہیں مہرِ ختمِ نبوت عطا ہو گئی

مومنو آج خوشیاں مناؤ سبھی بزمِ میلاد گھر گھر سجاؤ سبھی
جس نے میلاد ان کا کیا شوق سے اسکی ہر ایک مشکل فنا ہو گئی

گفتگو ان کی مقبولؔ قرآن ہے ان سے الفت ہی دین وایمان ہے
پیار سے جس نے بھی چوما نامِ نبی مرض عصیاں سے اسکو شفا ہو گئی

حضور کب درِ اقدس پہ حاضری ہو گی
نصیب کب مجھے سرکار وہ گھڑی ہو گی

کوئی امید نہیں بنتی در پہ آنے کی
بلا لیں آپ تو یہ بندہ پروری ہو گی

تمہارے ذکر میں ہی زندگی کی شام ڈھلے
لبوں پہ حشر میں بھی نعت آپ کی ہو گی

شہنشاہ جھکتے ہیں دنیا کے انکے قدموں میں
تمہارے در کی ملی جن کو چاکری ہو گی

گلوں میں کلیوں میں خوشبو ہے آج کیوں اتنی
مدینے پاک کی شاید ہوا چلی ہو گی

حضور صدقہ نواسوں کا کرم فرمانا
نزاع وقت میری جاں پہ جب بنی ہوگی

اندھیری قبر کا کیوں خوف ہو غلاموں کو
وہاں تو آپ کے آنے سے روشنی ہوگی

ستارا چمکے گا اس دن نصیب کا مقبولؔ
مدینے پاک کو جس دن روانگی ہو گی

تخت شاہی اور نہ مجھ کو خزانہ چاہیے
اللہ کے محبوب کا بس آستانہ چاہیے

جاؤں گا سرکار کے قدموں میں پھر نہ آؤں گا
یہ ارادہ لے کے دل میں ہرگز نہ جانا چاہیے

عشق کا یہ ہے تقاضا اے نبی کے عاشقو
چوم کر نام ان کا آنکھوں سے لگانا چاہیے

ہو عزم حسنین کا سا جرات ِخیبر شکن
عشق یارِ غار کا سا والہانہ چاہیے

آپ سے بڑھ کر کوئی غمخوار امت کا نہیں
غمزدو سرکار کو ہر غم سنانا چاہیے

چاہیے ہو قرب گر اللہ کے محبوب کا
ہر دم درود پاک کا لب پر ترانہ چاہیے

چاہتے ہو گر ملے ایمان ِکامل کی سند
مصطفٰے کے دوستوں سے دوستانہ چاہیے

طالب ِدیدار ہے مقبولؔ جامی کی طرح
ایسے عاشق زار کو در پہ بلانا چاہیے

مدنی موہن خوشبو توری جگت ہے ہر گلشن میں
کرپا کرو اور پھول کھلا دو موری آس بغین میں
ہو بھگوان صورتیا والے آمنہ پاک کے گھر کے اجالے
ہے بھگوان کا درشن بیشک آقا تورے درشن میں
بیشک دافع رنج و الم ہو ، رحمت عالم ابر کرم ہو
سوکھ چلی ہے آس کی کھیتی دیر ہے کا ہے کی برسن میں
آقا عمریا بیت چلی ہے تجھ سے ہی تو آس بندھی ہے
کب چمکے گا آس کا چندا میرے بھی آس آنگن میں
میں ہوں بھکاری توری گلی کا دیجو صدقہ مولا علی کا
میں بھی آؤں توری نگریا وہ بھی آئے دن جیون میں
تم تو ہو محبوب خدا کے طالب اور مطلوب خدا کے
بھیجا ہے قرآن خدا نے آقا توری شانن میں
بنتی ہے اے شاہِ مدینہ فرقت میں جلتا ہے سینہ
کرپا کرو بلوا لو جلدی موہے اپنے چرنن میں
ٹوٹ چلے جب سانس کی ڈوری عرج یہی سرکا رہے موری
جلوا بسا ہو طیبہ نگر کا بس مقبولؔ کی اکھین میں

یارب دعاؤں میں کب میری اثر ہو گا
کب میرے مقدر میں طیبہ کا سفر ہو گا

ہر فجر ہے نورانی ہر شام سہانی ہے
محبوب دو عالم کا وہ کیسا نگر ہو گا

جبریل بچھائیں گے پر اپنے وہ نورانی
سرکار کی امت کا جب پل سے گزر ہو گا

کہیں ٹوٹ ہی نہ جائے مالا میرے سانسوں کی
ہو جائے کرم اب تو نہیں اور صبر ہو گا

کرتے ہیں فخر قدسی جس در کی غلامی پر
یا رب اس چوکھٹ پر کب میرا یہ سر ہو گا

حیران ہوں گے سب دیکھ کے قدسی یہ
سرکار کے قدموں میں جب آیا قمر ہو گا

جاؤں گا مدینے تو نہ آنے کی خواہش ہے
لیکن میرے آقا کو قبول ، مقبولؔ اگر ہو گا

کرم کماؤ مکی مدنی در پہ بلاؤ مکی مدنی
لاج نبھاؤ مکی مدنی در پہ بلاؤ مکی مدنی

آقا شافعِ محشر ہو تم ہی تو ساقیِ کوثر ہو
جام پلاؤ مکی مدنی در پہ بلاؤ مکی مدنی

در تورے کی ہے آس لگی، نظر کرم ہو پیارے نبی
طیبہ دکھاؤ مکی مدنی در پہ بلاؤ مکی مدنی

جان دکھوں نے گھیری ہے آقا عرض یہ میری ہے
دکھڑے مٹاؤ مکی مدنی در پہ بلاؤ مکی مدنی

آس کی نیّا ڈوب چلی آؤ مدد کو صدقہ علی
پار لگاؤ مکی مدنی در پہ بلاؤ مکی مدنی

خالق کے ہو حبیب آقا سوئے ہیں میرے نصیب آقا
آ کے جگاؤ مکی مدنی در پہ بلاؤ مکی مدنی

عرض میری مقبولؔ کرو صدقہ پاک بتول کرو
بگڑی بناؤ مکی مدنی در پہ بلاؤ مکی مدنی

ضوء بانٹیں دو عالم کو انوار مدینے کے
جنت سے حسیں تر ہیں بازار مدینے کے

پوچھیں کسی عاشق سے بلا جھجک وہ کہہ دے گا
پھولوں سے بھی پیارے ہیں ہمیں خار مدینے کے

سرکار کے شہر کی تو ہر چیز نرالی ہے
قدرت کے شعائر ہیں کوہسار مدینے کے

بے خبر نہیں ہوتے اے کورِ نظر سن لے
باخبر ہیں ہر شے سے میخوار مدینے کے

نہیں لوٹا کبھی خالی گیا در پہ سوالی جو
مختار ِ دو عالم ہیں مختارِ مدینے کے

سرکار کی نظروں نے اعجاز یہ بخشا ہے
سونے کے خزینے ہیں کوہسار مدینے کے

جنت کی طلب دل میں مقبولؔ نہیں آتی
ہم کو تو نظارے ہیں درکار مدینے کے

ہم جو حیدر سے پیار کرتے ہیں
اونچا اپنا وقار کرتے ہیں
ذکر حیدر میں گزرا ہر لمحہ
بندگی میں شمار کرتے ہیں
راضی کرتے ہیں جو حیدر کو
راضی پروردگار کرتے ہیں
جب بھی مانگو علی سے ملتا ہے
کون کہتا ادھار کرتے ہیں
غم کے ماروں کا آسرا ہیں علی
کشتی ہر اک کی پار کرتے ہیں
ہم نے مانا ہے مولیٰ حیدر کو
لوگ باتیں ہزار کرتے ہیں
چھیڑ لیتے ہیں ذکرِ پاک انکا
جب بھی غم بیقرار کرتے ہیں
مال و زر انکے نام پر کیا شے
ہم تو جاں بھی نثار کرتے ہیں
ان کے در کی غلامی تو مقبولؔ
رہبر و تاجدار کرتے ہیں

ملک ولایت کے سلطان حیدر
ہیں لافتیٰ شاہ مردان حیدر

حیدر کے در سا نہیں کوئی بھی در
جہاں پر ہے جبریل دربانِ حیدر

خاتونِ جنت کے سرتاج حیدر
محمد ﷺ کے گھر کے ہیں مہمان حیدر

اگر یوں بھی کہہ دیں تو ہے یہ حقیقت
حیدر ہے قرآن ، قرآن حیدر

حدیث نبی ہے سنو دوستو یہ
میری روح ہے حیدر میری جان حیدر

میں ہوں غلام غلامانِ حیدر
میرا دین حیدر ہے ایمان حیدر

بھکاری ہوں مقبولؔ پنجتن کے در کا
کہیں لوگ مجھ کو ثنا خوانِ حیدر

مخدومہءِ کونین سیدہ فاطمہ
شہزادیءِ ثقلین سیدہ فاطمہ

زوجہءِ شیر خدا مشکل کشا
مادر حسنین سیدہ فاطمہ

پیکر صدق و صفا شرم و حیا
وارثِ کونین سیدہ فاطمہ

اللہ کے محبوب کا فرمان ہے
تو ہے میرا چین سیدہ فاطمہ

ہے تیری اولاد کا صدقہ یہ دیں
رونق ِحرمین سیدہ فاطمہ

کربلا میں دین زندہ کر گئے
تیرے نورِ عین سیدہ فاطمہ

صدقہ تیرے لالوں کا مقبولؔ کے
کٹتے ہیں دن رین سیدہ فاطمہ

حسین علیہ السلام کیا ہیں؟

حق سے ملا رسول کو انعام ہے حسین
مشکل میں آئے کام جو وہ نام ہے حسین
نقطہ داں بھی راز یہ نہ مقبولؔ پا سکے
حسین ہے اسلام یا اسلام ہے حسین

O O O

مصطفیٰ کے لاڈے پیارے حسین ہیں
مولا علیٰ کی آنکھ کے تارے حسین ہیں
مقبولؔ آنے والا ہے وہ وقت عنقریب
ہر حق پرست کہے گا ہمارے حسین ہیں

اسلام کی حیات ہے شہادت حسین کی
کوثر حسین کا ہے اور جنت حسین کی

کرتا ہے خود خدا بھی سجدے پہ جس کے ناز
کر گئی خدا کو راضی عبادت حسین کی

زندہ شہید ہوتے ہیں اس میں نہیں ہے شک
بتا گئی یہ بات نیزے پہ تلاوت حسین کی

جنت میں جانے والو ایسے نہ جا سکو گے
لینا پڑے گی تجھ کو اجازت حسین کی

بغض حسین رکھ کر خدا سے نہ مانگ جنت
کیونکہ یہ جنت ہے وراثت حسین کی

نہیں اور کچھ بھی مانگتا مقبولؔ تجھ سے یا رب
سر حشر ہو عطا بس رفاقت حسین کی

شاہ جیلاں کی الفت میں سدا مسرور رہتا ہوں
ہے صدقہ انکی نسبت کا بہت بھرپور رہتا ہوں

دیا ہے پیر جیلانی بنایا قادری مجھ کو
میں اپنے رب کا بے حد دوستو مشکور رہتا ہوں

انوارِ شاہ جیلاں کی تجلی پڑتی ہے مجھ پر
کوئی دیکھے نظر والا میں مثل طور رہتا ہوں

نہیں الفت جسے کوئی میرے غوث معظم سے
میں ایسے ہر اک انساں سے بہت ہی دور رہتا ہوں

پلایا جام بھر کر قادری بغداد کے ساقی
مٹے ہیں غم دو عالم کے سدا مخمور رہتا ہوں

نگاہِ شاہِ جیلاں نے کیا مقبولؔ ہے مجھ کو
زمانے کی نگاہوں میں بھی میں منظور رہتا ہوں

ہم آئے ہیں یا میراں دکھ درد سنانے کو
درکار نہیں دنیا اب اپنے دیوانے کو

نبوت بھی ولایت بھی امانت بھی شہادت بھی
یہ شرف یا میراں بس تیرے گھرانے کو

فرمان مریدوں کو لاتخف کا ہے میراں
پھر خوف بھلا کیوں ہو کوئی تیرے دیوانے کو

تم منبع ولایت ہو تم شمع ولایت ہو
چمکا دیا یا میراں تو نے تو زمانے کو

مل جائے گدائی گر در تیرے کی یا میراں
رکھتے نہیں نظروں میں پھر تاج شاہانے کو

مقبولؔ یہ محشر میں اعلان خدا ہو گا
جو غلام ہیں میراں کے چلیں جنت جانے کو

مانگ مانگ لو اے فقیر و غوث اعظم کی محفل سجی ہے
لٹ رہے ہیں کرم کے خزانے ہر سوالی کی جھولی بھری ہے
ابر رحمت کے ہر سو ہیں چھائے آسماں سے ملک بھی ہیں آئے
غوث اعظم ہیں تشریف لائے بایقیں ان کی جلوا گری ہے
کیسا پرکیف نوری سماں ہے خوشیوں سے معطر جہاں ہے
وقت پھر آتا ایسا کہاں ہے مانگ لو مانگنے کی گھڑی ہے
ہاشمی غوث کا ہے گھرانا ، دادا حیدر محمد ہے نانا
ان کے در کا ہے سائل زمانہ انکے زیرِ قدم ہر ولی ہے
منگتے بنتے ہیں سلطان دیکھو جاری میراں کا فیضان دیکھو
پورے ہوتے ہیں ارمان دیکھو کھوٹی قسمت بھی ہوتی کھری ہے
غوث اعظم کرم آج کر دو ہر بھکاری کا کشکول بھر دو
جھولی پھیلائے یا میراں در پہ تیرے جوگن کھڑی ہے

کیا پوچھتے ہو رفعتِ غوث جلی کی بات
اس نور نظر مصطفٰے ، ابن علی کی بات
مریدی لاتخف فرمان ہے مقبولؔ میراں کا
کیا پوچھتے ہو سلسلۂ قادری کی بات

سلام بحضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

سلام اے فاطمہ کے لال اے محبوب سبحانی
سلام اے پیر پیراں عبدالقادر شاہ جیلانی

کرامت ہے کہ پھر سے دین زندہ کردیا تو نے
لقب نانے سے پایا ہے محی الدین جیلانی

تو حسنی ہے حسینی ہے تیرا عالی گھرانا ہے
سلام اے پیر لاثانی سلام اے قطب ربانی

دوعالم میں ذکر تیرا تمہیں محبوب یزداں ہو
سلام اے دستگیر بیکساں قندیل نورانی

جاؤں گی بن کے جوگن میراں تیری گلی میں
ہاروں گی اپنا تن من میراں تیری گلی میں
چشتی ہوں قادری ہوں نقشبندی سہروردی
سب ہی جھکائیں گردن میراں تیری گلی میں
رنگ میں رنگا کے تورے اوڑوں گی سر پہ چنری
جاؤں گی بن کے دلہن میراں تیری گلی میں
جانے تجھے زمانہ ہے سخی تیرا گھرانا
بھرتے ہیں سب کے دامن میراں تیری گلی میں
ہاتھوں میں لے کے کاسہ دیتی پھروں صدائیں
یوں بیت جائے جیون میراں تیری گلی میں
جنت نہ مانگوں رب سے مانگوں تو میں یہ مانگوں
بن جائے میرا مسکن میراں تیری گلی میں
بنتے ہیں کام بگڑے تقدیریں بدلتی ہیں
آسوں کے مہکیں گلشن میراں تیری گلی میں
بغداد آنکھوں میں ہو ہونٹوں پہ نام تیرا
ہو بند دل کی دھڑکن میراں تیری گلی میں
مقبولؔ کے یہی ہیں ارمان غوث اعظم
ہو جائے میرا مدفن میراں تیری گلی میں

یارب رہے سلامت مرشد کا آستانہ
اس در سے فیض آ کر پاتا رہے زمانہ

آئے در پہ جو سوالی لوٹے کبھی نہ خالی
ہر منگتا گاتا جائے خوش ہو کے یہ ترانہ

ناشاد شاد ہوں سب اور بامراد ہوں سب
بجھے پیاس سب کے من کی ملے سب کو مسکرانا

یہ ایسا درِ سخی ہے جہاں کچھ بھی نہ کمی ہے
رہتا اسی لئے ہے منگتوں کا آنا جانا

اس در پہ آتے رہنا گن اُن کے گاتے رہنا
اس در کو چھوڑ کر کہیں نہ ملے گا پھر ٹھکانا

مقبولؔ پیر رُوٹھا ، رُوٹھا خدا بھی تم سے
بلھے سے پوچھ کیسے روٹھا پڑا منانا

منقبت حضرت کرمانوالے رحمۃ اللہ علیہ

ہر طرف ہے بول بالا کرمانوالی سرکار کا
شاہوں سے بھی بڑھ کر ہے منگتا اِس دربار کا

ہیں بخاری سید بیشک اور نبی کی آل ہیں
خون ہے ان کی رگوں میں حیدرِ کرار کا

غیر کو اپنا بنائیں بیلی بیلی بول کر
معترف ہے سارا عالم اِن کے خلق اور پیار کا

اللہ ، اللہ نسبتیں ہیں شرق پور کے شیر سے
ہر وقت ہے فیض جاری آقا کے یارِ غار کا

در کھلا گنج کرم کا خالی نہ لوٹے کوئی
شوق بھی ہوتا ہے پورا ، طالب ِ دیدار کا

اِن کا ماہنامہ مُجلہ دیتا ہے دل کو جِلا
اہل ِ ایماں کے لیے ہے منبع جو انوار کا

جاتے ہوں گے جب یہ جنت سب مریدوں کو لیے
تھام لیں گے ہاتھ بھی مقبولؔ جیسے سیاہ کار کا

فرامین سیدنا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

- خندہ روی سے پیش آنا سب سے پہلی نیکی ہے۔
- کارخانہءِ قدرت میں فکر کرنا بھی عبادت ہے۔
- عقیدہ میں شک رکھنا شرک کے برابر ہے۔
- ادب بہترین کمالات اور خیرات افضل ترین عبادت ہے۔
- موت ایک بے خبر ساتھی ہے۔
- عادت پر غالب آنا کمال فضیلت ہے۔
- عقلمند ہمیشہ غم و فکر میں مبتلا رہتا ہے۔
- سخاوت کے ساتھ احسان رکھنا نہایت کمینگی ہے۔
- فاسق کی برائی بیان کرنا غیبت نہیں۔
- غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہ ہو۔
- اول عمر میں جو وقت ضائع کیا ہے۔
- آخر عمر میں اس کا تدارک کرتا کہ انجام بخیر ہو۔
- تیرے مال میں سے تیرا حصہ اتنا ہی ہے، جسے تو نے آخرت کیلئے بھیج دیا اور جسے تو نے دنیا میں چھوڑ دیا وہ تیرے وارثوں کا ہے۔
- اگر تو کسی کے ساتھ احسان کرے تو اس کو مخفی رکھ۔
- کوئی تیرے ساتھ احسان کرے تو اس کو ظاہر کر۔
- جھوٹ بولنے سے رزق میں کمی آجاتی ہے۔